اس عورت نے یوسف کی طرف کا قصد کیا اور یوسفؑ اس کی طرف کا قصد کرتے اگر وہ اپنے پروردگار کی دلیل نہ دیکھتے۔

اس نازک ترین صورتحال میں اللہ نے اپنے نبی حضرت یوسفؑ کو برہان صادق کے ذریعے بچالیا۔

اس موقع پر انتہائی مناسب ہوگا۔کہ ایسا ایک سبق آموز واقعہ قارئین کے پیش نظر کیا جائے جو استاذ العلماء حضرت سید میاں محمد نذیر حسین محدث دہلوی کی درسگاہ میں ایک طالب علم کے ساتھ پیش آیا۔جسے مولانا محمد اشرف سندھو نے اپنی کتاب میں بیان کیا ہے: کہ حضرت میاں صاحب کے تلامذہ میں سے ایک شاگرد رشید کا انتقال ہوگیا جب اس کا جنازہ اٹھایا گیا تو مسجد کا صحن خوشبو سے معطر ہوگیا خوشبو ایسی کہ جو بڑھتی گئی اور جو تمام دنیوی عطریات سے اعلیٰ و بالا تھی جس راستے سے بھی جنازہ گزرا وہ تمام راستہ اور ماحول معطر ہوگیا۔

آیت یوسفؑ مسلمانوں کے دل ودماغ کو بیدار کرتی ہے کہ کسی صورت میں بھی تنہا بیوی یا بیٹی کی موجودگی میں گھر میں کسی نوجوان ملازم کو نہیں چھوڑنا چاہیے کیونکہ پھر تیسرا شیطان ہوگا

لوگوں نے حضرت میاں محدث دہلوی سے سوال کیا کہ یہ ماجرا کیا ہے؟ انتقال کرنے والا طالب علم کن عملیات صالحات کا عامل تھا کہ اس کے مرنے کے بعد فضا اس قدر خوشگوار اور معطر ہوگئی۔ میاں صاحب نے لوگوں کو بتایا کہ مرحوم طالب علم دہلی کے معزز گھرانوں میں سے ایک گھر سے کھانا لینے جایا کرتا تھا کیونکہ ان دنوں دینی مدارس اور جامعات میں کھانے کا اہتمام نہیں ہوتا تھا کھانا عموماً طلبہ مدارس کے معاونین کے گھروں سے لاتے تھے۔ چنانچہ قران وحدیث کا یہ طالب علم بھی کھانا لینے جاتا۔ اس دوران اس گھر کی نوجوان لڑکی کے دل میں اس کے لئے جگہ بن گئی جس کی اسے کوئی خبر نہیں تھی، ایک دن اہل خانہ کسی عزیز کی تعزیت کیلئے کہیں چلے گئے حسب معمول طالب علم گیا اس نے دروازے پر دستک دی تو دوشیزہ نے آواز دی کہ اندر آجاؤ اور کھانا لے جاؤ۔ جب نوجوان اندر داخل ہوا تو اس نے دروازے کے کواڑ بند کرلئے اس صورتحال نے نوجوان کو حیران وششدر کردیا لیکن دوشیزہ جو شیطانی افکار اور سفلی جذبات سے مغلوب ہوچکی تھی طالب قرآن کو اس طرح بہکانے اور پھسلانے لگی جس طرح عزیز مصر کی بیوی نے حضرت یوسفؑ کو اپنے دام فریب میں پھنسانے کی کوشش کی تھی اور حضرت یوسفؑ نے اس کے حسن وجمال کے فریب میں آنے کی بجائے کہا تھا:

معاذاللہ انه ربی احسن مثوای انه لایفلح الظالمون (یوسف: ۲۳)

اللہ کی پناہ میرے مالک (عزیز) نے مجھے بہت اچھی طرح رکھا ہے بے انصافی کرنے والوں کا بھلا نہیں ہوتا۔

دوشیزہ کی دعوت بدکاری کے جواب میں طالب خیر نے کہا کہ اللہ سے ڈرو کل اللہ کی بارگاہ میں ہم کس منہ سے جائیں گے کہ ہم اپنے جذبات پر قابو پانے کی بجائے اور اللہ رحمٰن کی اطاعت وفرمانبرداری کی بجائے سفلی جذبات کا شکار ہوگئے اور شیطان کے چنگل میں آگئے لیکن دوشیزہ جو سرتاپا شہوانیت اور جذبانیت سے مغلوب ہوچکی تھی کہنے لگی کہ اگر تم نے اس شہوانی وشیطانی کھیل میں میرا ساتھ نہ دیا تو میں چیخ چیخ کر تم پر الزام لگا دوں گی کہ تم نے مجھے ہوس کا نشانہ بنایا ہے۔ اس کی نفسانی شیطنت سے بچنے کیلئے طالب علم نے بہانہ کیا کہ مجھے قضائے حاجت کیلئے بیت الخلاء جانے دو۔ اس نے کہا بیت الخلاء ہمارے گھر کی چھت پر موجود ہے وہاں چلے جاؤ لیکن باہر نہیں جاسکتے اوپر جاؤ اور جلدی واپس آجاؤ آج دروازہ تبھی کھلے گا جب میری بات مانو گے۔

نوجوان اوپر گیا اور بیت الخلاء میں جا کر اس نے اپنے تمام جسم کو غلاظت ونجاست سے آلودہ کرلیا اور اسی حالت میں نیچے آگیا اس حالت میں دیکھ کر دوشیزہ نفرت و حقارت سے چلائی کہ اے مجنوں اور دیوانے ہمارے گھر سے نکل جا اور فوراً دروازہ کھول دیا لیکن یہ تو اللہ کا خاص کرم تھا کہ اس نے اپنے بندے کو شیطان کے چنگل سے بچالیا اور طالب حق کو باطنی غلاظت ونجاست سے آلودہ نہیں ہونے دیا اللہ تعالیٰ آڑے وقت میں اپنے مخلص بندوں کی اسی طرح مدد کرتا ہے، موسم سرما کی ٹھٹھری رات میں اسی حالت میں نوجوان طالب علم مسجد کے غسل خانہ میں گیا اور اپنا جسم اور کپڑے نجاست سے پاک کئے۔ سرد موسم ٹھٹھرتی رات اور ٹھنڈا پانی جب باہر نکلا تو جسم سردی سے کانپ رہا تھا تیز بخار چڑھ گیا۔

حضرت میاں صاحب کہتے ہیں کہ جب میں مسجد میں آیا اور اپنے شاگرد کی حالت دیکھی تو اس سے استفسار کیا اس نے تمام ماجرا کہہ سنایا۔ میں نے دل کی اتھاہ گہرائیوں سے اپنے شاگرد رشید کیلئے دعا کی کہ اللہ تیرے بندے نے

تیرے خوف کی وجہ سے اپنے جسم کو نجاست سے آلودہ کرلیا۔ اب تو اس کے دل و دماغ اور ظاہر و باطن کو منور کردے اور اپنے فضل و کرم سے اسے دنیا و آخرت میں معطر کردے۔ پھر اسے کھانا کھلایا اور لباس تبدیل کروایا۔ اس واقعہ کے کچھ عرصہ بعد ہی یہ صالح طالب علم اپنے خالق حقیقی سے جاملا اور اس کے جسم سے اٹھنے والی خوشبو نے ہمارے لئے بھی رغبت الی اللہ کا سامان پیدا کردیا۔ اللہ تعالیٰ کا قول صادق ہے:

ولمن خاف مقام ربه جنتان (الرحمن: ۴۶)

اور اس شخص کیلئے جو اپنے رب کے سامنے کھڑا ہونے سے ڈرا دو جنتیں ہیں۔

دوسری جگہ فرمایا:

اما من خاف مقام ربه ونهى االنفس عن الهوىٰ O فان الجنة هي الماوىٰ O (النازعات: ۴۰۔۴۱)

ہاں جو شخص اپنے رب کے سامنے کھڑا ہونے سے ڈرتا رہا ہوگا تو اس کا ٹھکانا جنت ہی ہوگا۔

یہ بات انتہائی فتنہ انگیز اور مشتبہ ہے کہ ایک شخص اپنی بیوی یا بیٹی کو نوجوان ملازم یا غیر محرم شخص کے پاس چھوڑ دیتا ہے۔ جب کہ وہاں کوئی تیسرا شخص نہیں ہوتا اور پردہ بھی نہیں ہوتا ان حالات میں جب ملازم یا غیر محرم شخص تکلف برطرف ضرورت کے مطابق حکم کی بجا آوری کرتا ہے یا ذمہ داری بجالاتا ہے تو شیطان بھی ان خلوت کی فرصتوں سے فائدہ اٹھاتا ہے جو کہ انسان کے اندر خون کی طرح گردش کرتا ہے۔ اگر خدا کا خوف نہ ہو تو فریقین کا گناہ سے بچنا محال ہوتا ہے اور کتنے ہی لوگ ہیں جن کے دلوں میں خوف خدا نہیں اور نہ ہی وہ شرعی حدود و قیود کا خیال کرتے ہیں۔

ایسا شخص جو اپنی بیوی یا بیٹی کو تنہا نوجوان ملازم یا ڈرائیور کے ساتھ بازار خریداری یا دیگر امور کیلئے بھیج دیتا ہے تو خلوت کی فرصتوں میں گاڑی میں دوران سفر کیا وسوسے جنم لیتے ہیں اور ذہن شکوک وشبہات کی کن حدوں کو چھوتا ہے۔

کتاب و سنت کی تعلیمات کے مطابق ہر شخص کیلئے ضروری ہے کہ وہ مشتبہات سے پرہیز کرے کیونکہ مشتبہات میں واقع ہونے والا شخص حرام کا مرتکب ہوجاتا ہے۔ جیسا کہ رسول کریمؐ کا ارشاد گرامی ہے:

ان الحلال بين وان الحرام بين وبينهما امور مشتبهات لايعلمهن كثير من الناس (الجامع الصحيح للامام البخاری)

بلاشبہ حلال بھی واضح ہے اور حرام بھی اور ان دونوں کے درمیان کچھ امور مشتبہ ہیں اور اکثر لوگوں کو ان کا پتہ نہیں ہوتا۔

اسی طرح اسلام نے تعلیمی اداروں میں بھی بے محابا اختلاط کو ناپسند کیا ہے اور استاد و تلمیذ کے درمیان باقاعدہ حجاب و نقاب کی دیوار استوار کی ہے اور جو لوگ اس دیوار کو گرادیتے ہیں تو پھر جذباتی راستے بنتے دیر نہیں لگتی۔ ایسی عورت جو حلاوت ایمان کا ذائقہ چکھ چکی ہو اور رداء ستر سے اپنی عفت وحیاء کو سمیٹ چکی ہو اور کل قیامت کے دن اللہ کی بارگاہ میں کھڑا ہونے سے ڈرتی ہو تو کیسے ممکن ہے کہ وہ کسی غیر محرم شخص کے سامنے حصول علم کی غرض سے بے حجاب بیٹھ جائے۔

اس بات کی وضاحت بھی ضروری ہے کہ ہم حصول تعلیم کی مخالفت نہیں کرتے بلکہ ہمارا موقف ہے کہ اسلام خواتین کو حق دیتا ہے کہ وہ تعلیم حاصل کریں مگر حدود وقیود میں رہ کر۔ شریعت مطہرہ نے مرد وزن کی خلوت سے منع کیا ہے وہ استاد اور شاگرد کے درمیان ہو یا کسی ڈرائیور، ملازم، دکاندار، درزی اور خاوند کے غیر محرم دوست کے ساتھ ہو۔ ہر غیرت مند شخص کیلئے ضروری ہے کہ تمام مفاسد کو پیش نظر رکھے۔

اسلام نے جہاں حرام اور اس کے موجبات سے منع کیا ہے وہاں تمام مشتبہات سے اجتناب کا بھی درس دیا ہے۔ ہمارے ہادی برحق رسول امینؐ کا فرمان اقدس ہے کہ:

حلال بھی واضح ہے اور حرام بھی ان کے مابین کچھ امور مشتبہ ہیں جن سے اکثر لوگ بے خبر ہیں جس نے مشتبہات سے اجتناب کیا اس نے اپنا دین اور آبرو بچالی اور جو شخص ان امور میں وارد ہوا وہ حرام کا مرتکب ہوا۔ اس کی مثال ایک چرواہے کی طرح ہے جو اپنے مویشیوں کو چراگاہ کے اردگرد چراتا ہے تو کسی وقت بھی کوئی مویشی چراگہ کے اندر داخل ہوسکتا ہے۔ خبردار ہر بادشاہ کی ایک چراگاہ ہے جب کہ اللہ کی چراگاہ اس کی محرمات ہیں۔ خبردار! ہر جسم میں ایک ٹکڑا ہے جب وہ صحیح ہوتا ہے تو سارا جسم صحیح ہوتا ہے اور اگر وہ خراب ہوتا ہے تو سارا جسم خراب ہوتا ہے اور وہ دل ہے۔ (صحیح بخاری)

جہاں تک گھروں میں منعقد ہونے والی تقریبات کا تعلق ہے تو ان میں حضرات و خواتین کی شرکت بلاتفریق ہوتی ہے ان تقریبات میں خواتین اپنی پوری زیبائش و آرائش کے ساتھ شرکت کرتی ہیں اور حجاب و نقاب کا استعمال بھی نہیں ہوتا۔ تقریبات میں چونکہ تمام اعزہ واقربا اور احباب و اصدقاء ہوتے ہیں اس لئے ماحول میں تراوت و رنگینی بدرجہ اتم پائی جاتی ہے انہی خوشگوار پر رونق تقریبات میں طنز و مزاح کا بھی بھرپور تبادلہ ہوتا ہے بعض اوقات اسی قسم کا طنز و مزاح بگاڑ و فساد کا سبب بھی بن جاتا ہے جس کی وجہ یہ بنتی ہے کہ مخلوط مجالس میں خوشگوار گفتگو کے دوران کسی بات پہ ہنستے ہوئے ایک خاتون کی طرف دوسرا مرد دیکھتا ہے اس کی طرف یہ خاتون دیکھتی ہے۔ اسی اثناء میں اس کے خاوند کی نظر اس پر پڑتی ہے تو اس

کی غیرت وحمیت جاگ اٹھتی ہے جس سے رنگ اور تیور بدل جاتے ہیں محبت نفرت میں تبدیل ہوجاتی ہے اعتماد شکوک کی جگہ لے لیتا ہے اور وہ اپنی بیوی پر الزام لگاتا ہے کہ وہ فلاں شخص سے کھل کر اور مروت سے گفتگو کررہی تھی، خاتون کے لاکھ انکار اور صفائی کے باوجود خاوند مطمئن نہیں ہوتا معمولی سی بات پر پیدا ہونے والا جھگڑا طول پکڑ جاتا ہے اور نتیجہ کیا نکلتا ہے کہ ہنستا بستا گھر اجڑ جاتا ہے بلکہ ایک آباد گھرانہ ناپسندیدہ حلال یعنی طلاق کی بھینٹ چڑھ جاتا ہے۔

ان تمام تر مفاسد کے پیش نظر اہل ایمان کو چاہئے کہ خود بھی مشتبہ امور اور مخلوط مجالس سے اجتناب کریں اور اپنی خواتین و بنات کو حجاب و نقاب کی پابندی کا درس دیں۔ اور اگر مجالس میں جانے کا اتفاق ہوجائے تو اپنی نگاہیں نیچی رکھیں۔

قل للمومنین یغضوا من ابصارهم (النور : ۳۰)

آپ مومنوں سے کہہ دیں کہ وہ اپنی نگاہیں نیچی رکھیں۔

اسلامی تعلیمات سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ سفر، تعلیم، گھر، بازار اور عائلی تقریبات میں کسی جگہ بھی خلوت و اختلاط جائز نہیں اس لئے کہ حضور اکرمؐ نے اس سے منع فرمایا ہے:

لایخلون رجل بامراة الا مع ذی محرم (صحیح بخاری)

کوئی شخص بھی محرم کے علاوہ کسی عورت سے خلوت اختیار نہ کرے۔

اور یہ بھی فرمایا:

ایاکم والدخول علی النساء فقال رجل من الانصار : ارائیت الحمو؟ فقال: الحمو الموت (بخاری)

تم اپنے آپ کو تنہائی میں عورتوں پہ داخل ہونے سے بچاؤ۔ انصار میں سے ایک شخص نے پوچھا کہ آپؐ دیور کے متعلق فرمائیں۔ آپ نے فرمایا دیور موت ہے۔

اس سلسلہ میں قرآنی آیات مزید راہنمائی فرماتی ہیں:

یا ایها الذین امنو الاتدخلوا بیوت النبی الا ان یوذن لکم الی طعام غیر نظرین انه ولکن اذا دعیتم فادخلوا فاذا طعمتم فانتشروا ولا مستانسین لحدیث ان ذلکم کان یؤذی النبی فیستحی منکم والله لایستحی من الحق واذا سالتموهن متاعا فسئلوهن من ورآء حجاب ذلکم اطهر لقلوبکم وقلوبهن وما کان لکم ان تئوذوا رسول الله ولا ان تنکحوا ازواجه من بعده ابدا ان ذلکم کان عندالله عظیما (الاحزاب: ۵۳)

اے ایمان والو جب تک نہیں اجازت نہ دی جائے تم نبیؐ کے گھروں میں نہ جایا کرو کھانے کیلئے ایسے وقت میں کہ اس کے پکنے کا انتظار کرتے رہو بلکہ جب بلایا جائے تو جاؤ اور جب کھا چکو تو نکل کھڑے ہو، وہیں باتوں میں مشغول نہ ہوجایا کرو۔ نبیؐ کو تمہاری اس بات سے تکلیف ہوتی ہے۔ مگر وہ لحاظ کر جاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ حق بیان کرنے میں کسی کا لحاظ نہیں کرتا۔ جب تم نبیؐ کی بیویوں سے کوئی چیز طلب کرو تو پردے کے پیچھے سے کرو تمہارے اور ان کے دلوں کیلئے کامل پاکیزگی یہی ہے نہ تمہیں یہ جائز ہے کہ تم رسول اللہؐ کو تکلیف پہنچاؤ اور نہ تمہیں یہ حلال ہے کہ آپؐ کے بعد کسی وقت بھی آپ بیویوں سے نکاح کرو (یاد رکھو) اللہ کے نزدیک یہ بہت بڑا گناہ ہے۔

دوسرے مقام پر اس طرح ارشاد فرمایا:

''اے نبی کی بیویو! تم عام عورتوں کی طرح نہیں ہو اگر تم پرہیزگاری اختیار کرو، تم کسی سے نرم لہجے سے بات نہ کرو کہ جس کے دل میں روگ ہو وہ کوئی برا خیال کرے اور ہاں قاعدے کے مطابق کلام کرو اور اپنے گھروں میں قرار سے رہو اور قدیم جاہلیت کے زمانے کی طرح اپنے بناؤ کا اظہار نہ کرو اور نماز ادا کرتی رہو اور زکوٰۃ ادا کرتی رہو اور اللہ اور اس کے رسولؐ کی اطاعت گزاری کرو اللہ تعالیٰ یہی چاہتا ہے کہ اے نبیؐ کی گھروالیو! تم سے وہ ہر قسم کی گندگی کو دور کردے اور تمہیں خوب پاک کردے اور تمہارے گھروں میں اللہ کی جو آیتیں اور رسول کی جو احادیث پڑھی جاتی ہیں۔ ان کا ذکر کرتی رہو۔ یقیناً اللہ تعالیٰ لطف کرنے والا خبردار ہے۔

ایک مقام پر اس طرح بھی ارشاد ہوتا ہے۔

اے نبیؐ! اپنی بیویوں اپنی بیٹیوں اور مسلمانوں کی عورتوں سے کہہ دیں کہ وہ اپنے اوپر سے اپنی چادریں لٹکایا کریں اس سے بہت جلد ان کی شناخت ہوجایا کرے گی پھر نہ ستائی جائیں گی اور اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے۔

آیات کریمہ اور احادیث شریفہ غیر محرم مرد وزن کے درمیان حد فاصل اور حجابی دیوار استوار کرتی ہیں جو شخص اس کا احترام کرے گا بامراد ہوگا۔ اور جو شخص اسے منہدم کرنے کی کوشش کرے گا وہ دنیا و آخرت میں نامراد ہوگا اللہ تعالیٰ ہمیں نافرمانی سے محفوظ رکھے اور اطاعت و فرمانبرداری سے بہرہ ور فرمائے۔ آمین

حدیث نبویؐ

والذی نفسی بیده لو کان موسیٰ حیاً ما وسعه الا ان یتبعنی.

ترجمہ:

قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، اگر حضرت موسیٰ بھی زندہ ہوتے تو میری اتباع کے سوا ان کیلئے کوئی چارہ نہ ہوتا۔

کیا مومن جھوٹا ہوسکتا ہے؟؟

مولانا محمد یونس
جامعہ سلفیہ

یاایھا الذین آمنوا اتقوا اللہ وقولوا قولا سدیدا یصلح لکم اعمالکم ویغفرلکم ذنوبکم ومن یطع اللہ ورسولہ فقد فاز فوزا عظیما.

اے ایمان والو اپنے اندر خشیت الٰہی پیدا کرو اور صحیح بات کہا کرو (اگر تم نے اسی طرح کیا تو اللہ تعالیٰ) تمہارے تمام کام درست فرما دیں گے اور تمہارے گناہ بھی معاف فرما دیں گے اور (یاد رکھو) جس نے اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کی تو اس نے بہت بڑی کامیابی حاصل کرلی۔

اس کائنات میں بسنے والے انسانوں کو ہم دو گروہوں میں تقسیم کرسکتے ہیں۔ ایک گروہ اہل ایمان کا ہے جو اپنے خالق و مالک پر ایمان رکھتا ہے اور دوسرا گروہ اہل کفر کا ہے جو اپنے خالق حقیقی سے نا آشنا ہے۔ اس طرح روئے زمین پہ رہنے والا انسان یا تو مومن ہوگا یا کافر۔

تو مومن کے بارہ میں حضرت ابو امامہؓ نبی کریم ﷺ سے بیان فرماتے ہیں:

یطبع المومن علی الجلال کلھا الا الخیانة والکذب. (مسند احمد)

کہ مومن میں ہر وصف ہوسکتا ہے لیکن خیانت اور جھوٹ ہرگز نہیں ہوسکتا وہ کبھی بددیانت اور جھوٹا نہیں ہوسکتا ہے۔

نبی کریمؐ سے پوچھا گیا کیا مومن بخیل ہوسکتا ہے آپ نے فرمایا ہاں مومن بخیل ہوسکتا ہے۔ پھر سوال کیا گیا کیا مومن بزدل ہوسکتا ہے فرمایا کہ ہاں مومن بزدل ہوسکتا ہے۔ پھر استفسار کیا جاتا ہے کہ مومن جھوٹا ہوسکتا ہے؟ فرمایا نہیں۔ مومن کبھی جھوٹا نہیں ہوسکتا۔

جو مومن ہے کبھی جھوٹ نہیں بولے گا۔ وہ اپنے آپ کو کبھی جھوٹا کہلوانا گوارا نہیں کرے گا۔

اسی طرح کافر بھی خود کو جھوٹا کہلوانا پسند نہیں کرتا اور جھوٹ بولنے سے حیاء کرتا ہے۔

حضرت ابوسفیان ابھی مسلمان نہیں ہوئے تھے بلکہ مسلمانوں کے بدترین دشمن کا کردار ادا کر رہے تھے یہ ایک تجارتی قافلے کیساتھ روم گئے ہوئے تھے۔ کہ اسی دوران رحمت کائنات ﷺ کی طرف سے شاہ روم کو اسلام کی دعوت موصول ہوتی ہے۔ ہرقل روم تحقیق کی غرض سے پوچھتا ہے کہ سرزمین عرب کا کوئی شخص روم میں موجود ہے۔ تو اسے بتایا جاتا ہے کہ ابوسفیان کی قیادت میں ایک تجارتی قافلہ روم آیا ہوا ہے شاہ روم اسے اپنے دربار میں طلب کرتا ہے اور پوچھتا ہے کہ تمہارے علاقہ میں ایک شخص نے نبوت کا دعویٰ کیا ہے میں اس کی دعوت، کردار اور سیرت کے بارہ میں کچھ سوالات کرنا چاہتا ہوں۔ ابوسفیان ہرقل کے تمام سوالات کا جواب دیتا ہے۔ اور اس کے دربار سے واپسی پر کہتا ہے:

لولا الحیاء من ان یاثروا علی کذبا لکذبت علیه.

اگر مجھے یہ حیاء نہ ہوتی کہ یہ لوگ جھوٹ معلوم کر کے مجھے جھوٹے کا نام دیتے تو میں آج اسی نبی کے بارہ میں خوب جھوٹ بولتا۔

اس سے واضح ہوتا ہے کہ مومن بھی جھوٹا نہیں ہوسکتا اور کافر بھی جھوٹ سے احتراز کرتا ہے۔ تو جھوٹ وہی شخص بولے گا جس کا ظاہر اور باطن ایک نہیں ہوگا۔ اندر سے کچھ اور ہوگا اور لبادہ کوئی اور پہنا ہوگا۔ ایسے لوگوں کے بارہ میں رسول

> ہم سمجھتے ہیں کہ جھوٹ سے منافع زیادہ ہوگا۔ سچ بولنے سے نفع کم ہوگا یہ شیطان کا دھوکہ اور فریب ہے۔ ایک مسلمان کی حیثیت سے رسول کریم ﷺ کی بات پر یقین رکھنا ہمارے ایمان کا جزو ہے برکت اور منافع صرف سچ میں ہے جھوٹ میں ہرگز نہیں